The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

پا کستان میں تعلیمی اصلاحات - چند تجاویز

عبدالرحمن عابد

سابق اے ایس پی آفیسر

abidjs@gmail.com

Abstract

The primary goal of education is the character building of the new generation. Since the establishment of Pakistan, numerous efforts have been made for educational policies and reforms in our country. However, unfortunately, the desired results of these efforts are not visible in the new generation.

Had the new generation been acquainted with proper education, by now our students? Good human beings, better Muslims, and patriotic Pakistanis contributing to the nation's progress. Always seen respecting their parents, teachers, and elders. Exhibiting patience and tolerance in their behavior. Filled with a sense of responsibility and respect for the law.lessed with mental peace. Possessing leadership qualities .Leading Pakistan as an exemplary Islamic state on the world stage.

Unfortunately, none of these attributes are visible in our country today. While there are many reasons for this decline, the biggest reason is our flawed educational system. Hence, there is an urgent need for the country's leadership and education experts to come together and pave the way for a revolutionary change in the field of education. A long-term educational policy should be formulated, one that yields far-reaching results. Furthermore, to implement this policy effectively, a strategic plan should be devised to help us achieve our goals. For this purpose, comprehensive short-term and long-term educational reforms will be necessary.

خلاصہ

تعلیم کا اصل مقصد نئی نسل کی کردارسازی ہے- قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک ہمارے ملك میں تعلیمی پالیسی اور تعلیمی اصلاحات کے لئے متعدد کوششیں کی جا چکی ہیں لیکن بدقسمتی یہ ہے ان کاوشوں کے خاطر خواہ نتائج نئی نسل میں دکھائی نہیں دے رہے ہیں-

اگر نئی نسل صحیح تعلیم سے روشناس ہوتی تو اب تك ہمارے طلباءایك اچھا انسان- ایك بہتر مسلمان اور ایك محبِّ وطن پاکستانی کی حیثیت سے ملکی ترقّی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہوتے--

- وہ ہر وقت اپنے والدین- اساتذہ اور بڑوں کا ادب کرتے دکھائی دیتے-
- اُن میں صبر اور برداشت کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہوتا جو ان کے رویے میں جھلك رہا ہوتا-
- وہ احساسِ ذمہ داری اور قانون کے احترام کے جذبے سے سرشار ہوتے-
- وہ ذہنی سکون کی دولت سے مالا مال ہوتے-
- وہ قائدانہ صلاحیتوں کے مالك ہوتے-
- وہ پاکستان کو ایك مثالی اسلامی ریاست بنا کردنیا بھر کی قیادت کر رہے ہوتے-

لیکن بدقسمتی سے ہمیں اپنے ملك میں ایسی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی- اگرچہ اس تنزّلی کے بہت سے اسباب ہیں تاہم اس کا سب سے بڑا سبب ہمارا غلط تعلیمی نظام ہے- چنانچہ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہمارے اربابِ اقتدار اور پاکستان کے ماہرینِ تعلیم سر جوڑ کر بیٹھیں اور تعلیم کےمیدان میں ایك انقلاب برپا کرنے کے لئے راہ ہموار کریں- ایك ایسی طویل المیعاد تعلیمی پالیسی مرتّب کی جائے جو دُور رس نتائج کی حامل ہو- اور پھر اُس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایسی منصوبہ بندی کی جائے جو ہمیں اپنی منزل تك پہنچا دے- اِس مقصد کے لئے قلیل المیعاد اور طویل المیعاد دونوں قسم کی جامع تعلیمی اصلاحات درکار ہوں گی-

تعلیمی پالیسی

ہم جانتے ہیں کہ پاکستان برِّصغیر کے مسلمانوں کی عظیم قربانیوں کے بعد وجود میں آیا۔ تحریك پاکستان کا مقصدیہ تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایك علیحدہ ملك حاصل کیا جائے جس میں مسلمان اپنی زندگی اسلامی شریعت یعنی قران و سنّت کے مطابق بسر کر سکیں- چنانچہ ٤-٥ صوبے جن کے رہنے والے مختلف مزاج کے مالك ہیں- جو مختلف زبانیں بولتے ہیں-جن کي تہذیب و ثقافت ایك دوسرے سے مختلف ہے اور جن کا طرزِزندگی بھی بالکل الگ الگ ہے اِن سب صوبوں کو ملا کر ایك ملك پاکستان کا قیام عمل میں آیا- آخر کیوں؟ محض اس لئے کہ ان کے درمیان صرف اور صرف ایك قدرِمشترك ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ سب مسلمان ہیں اور اللہ اور رسول پر یقین رکھتے ہیں- اگر یہ قدرِمشترك نکال دی جائے تو ایك علیحدہ مملکت - پاکستان- کے نہ تو قیام کا کوئی جواز تھا اور نہ ہی

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

اس کے وجود کا کوئی جواز ہے- یاد رہے کہ اسلام میں کسی قسم کی جغرافیائی- لسانی اور ثقافتي بنیاد پر امتیاز کی گنجائش نہیں ہے- اسلام ان تمام حدود و قیود سے ماوراء ہے- اسی لئے ایك مسلمان سب سے پہلے مسلمان ہے پھر کچھ اور-

اس پس منظر میں ہماری اوّلین قیادت کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ ملك کو ایسی راہ پر ڈال دیتے کہ ہماری زندگی کے تمام شعبوں میں بتدریج اسلامی شریعت کے قوانین نافذ ہو جاتے- قیامِ پاکستان کا یہ مقصد قائد اعظم محمد علی جناح اور دیگر قائدین کے ذہن میں بالکل واضح تھا- بدقسمتی سے ہمارا نوزائدہ وطن بہت جلد اِس بے لوث قیادت سے محروم ہو گیا- نئی قیادت اپنے اکابرین کے راستے پر نہ چل سکی-چنانچہ قیامِ پاکستان کے اصل مقصد یعنی اسلامی شریعت کے نفاذ کی جانب کوئی پیش رفت نہ ہو سکی-

اربابِ اقتدار جو کہ تعلیمی پالیسی تشکیل دینے کے ذمّہ دار تھے اُن کے اپنے ذہن میں اِسلامی تعلیمات کا صحیح تصور نہیں تھا- اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ آج ستّر برس سے زائد گزر جانے کے بعد بھی ہم یہ فیصلہ نہیں کر پائے ہیں کہ ہم پہلے پاکستانی ہیں اور پھر مسلمان ہیں یا ہم پہلے مسلمان ہیں اور پھر پاکستانی- نسلی تعصبات ہمیں صوبائی خودمختاری کی جانب گھسیٹ لے گئے-ایك واحد ملك چار پانچ صوبوں میں بٹ گیا اور اب اِن صوبوں کے مزید ٹکڑے ہونے جا رہے ہیں-اِس صورتِ حال کی ذمہ دار ہماری غلط تعلیمی پالیسیاں ہیں –

تعلیمی پالیسی کے اَہداف

ایك مسلم قوم کی حیثیت سے ہماری تعلیمی پالیسی کے اَہداف یہ ہونے چاہئیں:-

١- ہر طالبعلم کے ذہن میں یہ اِحساس اُجاگر کیا جائے کہ وہ سب سے پہلے ایك مسلمان اور پھر ایك پاکستانی ہے۔

٢- ہر طالبعلم کو ایك سچا اور پکا مسلمان اور ایك مُحِبِّ وطن پاکستانی بنایا جائے۔

٣- طلبہ کے ذہن میں یہ بات واضح کر دی جائے کہ اسلامی شریعت کے نفاذ میں ہی پوری انسانیت کی بھلائی ہے۔

٤- انسانی اَخلاق کی تعلیم کے ذریعے اُن میں اَخلاقی اَقدار کو فروغ دیا جائے۔

٥- اُن میں ایسی قائدانہ صلاحیتیں پیدا کی جائیں کہ وہ اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چل کر پوری دنیا کی امامت کر سکیں۔

٦- اُن کے دلوں میں والدین، اساتذہ اور بزرگوں کے احترام اور ان کی فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

٧- اُنہیں چھوٹوں سے پیار اور محبت کا رویّہ سکھایا جائے۔

٨- اُن میں ریاست کے قانون کا احترام کرنے اور اس پر برضا و رغبت - کسی سزا کے خوف کے بغیر - عمل کرنے کی عادت پختہ کی جائے۔

۹- اُنکی زندگی خَوفِ خُدا-تقوی اور پرہیزگاری کا مرقّع ہو اور لالچ اور خودغرضی سے پاك ہو۔ عُمده اَخلاق کی مدد سے وہ اپنی زندگی شریعت کے مطابق بسر کرنے والے بن جائیں۔

۱۰- اُن کی تربیت اس طرح کی جائے کہ وہ ایك وسیع القلب انسان کی حیثیت سے پروان چڑھیں اور اُن میں صبر اور

برداشت کا مادّہ بدرجہ اتم موجود ہو۔

تعلیمی منصوبہ بندی

بلا شبہ مندرجہ بالا مقاصد کا حصول ایك پُر خلوص طویل المیعاد مُلك گیر منصوبہ بندی کا متقاضی ہے۔وفاقی حکومت کی یہ اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ صوبائی حکومتوں کو اعتماد میں لیکر تعلیمی اصلاحات کو حتمی شکل دے اور پھر وفاقی اور صوبائی حکومتیں مل کر اِس نئے نظامِ تعلیم کو بلا کم و کاست عملی طور پر نافذ کریں۔

نیا نصابِ تعلیم

ہمارے ملك کوہر سطح پر ایك ایسے نئے نصابِ تعلیم کی ضرورتہ ہے جس کے ذریعہ ہم قیامِ پاکستان کے مقاصد حاصل کر سکیں۔ اسلام کے بنیادی نظریات اس نصابہ کا لازمی جزو ہونے چاہئیں اور ان نظریات کی جھلك سکول-کالج اور یونیورسٹی کی ہر سطح پر پڑھائے جانیوالے تمام مضامین میں نظر آنی چاہئے- خواہ یہ مضامین فزکس-کیمسٹری-ریاضی یا طِبّ ہوں یا اسلامیات-عربی- تاریخ یا فلسفہ ہوں- پورے نصاب میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ابتداء ہی سے طالبعلم کے ذہن میں یہ بات بالکل واضح ہو جائے کہ انسان کو اس دنیا میں کس لئے بھیجا گیا ہے -قران کے مطابق انسانی تاریخ کیا ہے اور اس دنیا کے بعد انسان کی نئی زندگی کیسے شروع ہونیوالی ہے-

نصابِ تعلیم اور اسلام کے بنیادی نظریات

ہمارے نظامِ تعلیم کی کامیابی کا دارومدار صرف اس امر پر ہے کہ ہمارے نصابِ تعلیم میں اسلام کے بنیادی نظریات سمو دئے جائیں۔ یہ اُسی صورت میں ممکن ہے کہ جن حضرات کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ہو وہ سچے اورپکے مسلمان ہوں- شریعت پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور ان میں ایسی قابلیت اور صلاحیت موجود ہو کہ وہ اسلام کے بنیادی نظریات کو تمام مضامین میں سمو سکیں- یہ کام کیسے انجام پائے گا اس کو ذرا تفصیل سے سمجھنا ہو گا - مثلاً آپ نے ریاضی کی کتاب میں ایك طالبعلم کو ۹۰ ڈگری کے زاوئیےکا تصور دینا ہے۔ آپ یہ کام دو طریقوں سے کر سکتے ہیں:

ایك طریقہ یہ ہے کہ آپ کتاب میں ایك لڑکي کي تصویر دکھائیں جو مِنی سکرٹ پہن کر زمین پر سیدھی کھڑی ہو- اس کے بعد طالبعلم کو بتایا جائے کہ اس لڑکي کي (ننگی) ٹانگ اور پاؤں کے درمیان ۹۰ ڈگری کا زاویہ بن رہا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کتاب میں ایک لڑکے کي تصویر دکھائیں جو قومی لباس میں ملبوس نماز کے دوران رُکوع کی صحیح حالت میں ہو- اس کے بعد طالبعلم کو بتایا جائے کہ اس لڑکے کي دونوں ٹانگوں اور کمر کے درمیان ۹۰ ڈگری کا زاویہ

بن رہا ہے-

ایک اور مثال لیجئے: ایک استاد کیمسٹری کی لَیب میں اپنے طلبہ کو پانی بننے کا فارمولا سمجھا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہائیڈروجن اور آکسیجن کو ۱:۲ کی نسبت سے ملایا جائے تو پانی بن جاتا ہے۔

دوسرا استاد کہتا ہے کہ اللّٰہ تعالی نے ہائیڈروجن اور آکسیجن میں یہ خاصیت رکھی ہے کہ جب انکو ۱:۲ کی نسبت سے ملایا جائے تو اللّٰہ تعالی انکوپانی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

ان دونوں مثالوں پر غور کریں۔ پہلا طریقہ اختیار کر نے سے آپ کے طلبہ ایک خاص سمت میں جا رہے ہیں جبکہ دوسرا طریقہ اختیار کر نے سے آپ کے طلبہ بالکل اسکی مخالف سمت میں جا رہے ہونگے- دونوں کی تربیت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہو گی اور دونوں مختلف منزل پر پہنچ کر دَم لینگے-

یہ ہے وہ تبدیلي جو ہمارے نصابِ تعلیم کی سمت درست کر پائے گی ۔ یہ عظیم کام انجام دینے کے بعدتمام مضامین اسلامی بن جائینگے اور اسلامی شریعت کے تقاضوں کو پورا کریں گے- اس کے بعد اسلامیات اور اخلاقیات کو علیحدہ مضمون کے طور پر پڑھانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اگرچہ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے لیکن اس کی ابتداء تو بہر حال کرنا ہی ہو گی۔

یکساں نظامِ تعلیم اور یکساں نصابِ تعلیم

جب تک نصابِ تعلیم کو اسلامی شریعت کے مطابق ڈھالنے کا اہم کام شروع ہو کر تکمیل پذیر نہیں ہوتا اس وقت تک ہمیں کچھ فوری اقدامات کرنا ہونگے۔ ان میں ایک اہم قدم تمام تعلیمی ادروں میں یکساں نظامِ تعلیم اور یکساں نصابِ تعلیم کا نفاذ ہے۔

برطانوی سامراج کے اختتام پر قیامِ پاکستان کے وقت ہمیں دو مختلف نظامِ تعلیم ورثہ میں ملےجو اب بھی ہمارے ملک میں ساتھ ساتھ رائج ہیں:-

۱- جدید علوم جو ہمارے سکول-کالج اور یونیورسٹی میں پڑھائے جاتے ہیں-

۲- دینی علوم جو ہمارے دینی مدارِس میں پڑھائے جاتے ہیں-

اسلام میں دین اور دنیا الگ الگ نہیں ہیں- اسی طرح عبادات اور معاملات بھی علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں-انگریز نے برِّ صغیر میں پوری منصوبہ بندی کر کے دو الگ الگ نظامِ تعلیم رائج کئے اور اسطرح وہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا

کر کے انہیں دو طبقوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ہو گیا- ایک دینی طبقہ اور ایک دنیاوی طبقہ- دُکھ اس بات کا ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی ہم اور ہمارے قائدین انگریز کی اس چال کو سمجھ نہ پائے- ہم نے ان دو طبقوں کو قریب لا کر ایک قوم بنانے کی بجائے اس طبقاتی کشمکش کو اور ہَوا دی اور اسطرح جدید علوم حاصل کرنیوالے طلبہ اور دینی مدارس کے طلبہ کے درمیان ایک خلیج حائل ہو گئی جو مسلسل وسیع ہوتي جا رى ہے- نہ صرف یہ بلکہ ہم نے ان دونوں طبقوں کوبھی مزید طبقات میں تقسیم کر کے رکھ دیا- گورنمنٹ سکول-پرائیویٹ سکول-ماڈل سکول-انگلش میڈیم-اُردو میڈیم اور دینی مدارس میں حنفی مسلک-بریلوی مسلک-شافعی مسلک اور نہ جانے کیا کیا- ہماری قومی تعلیم انہیں چکروں میں گم ہو کر رہ گئی- اتنے مختلف اور متضاد طبقات جب عملی زندگی میں داخل ہونگے تو قومی یکجہتی کہاں باقی رہے گی؟

اس گھمبیر مسئلے کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ ہے ایک ایسا یکساں نظامِ تعلیم اور یکساں نصابِ تعلیم جس میں اسلام کے بنیادی نظریات پوری طرح سمو دئے گئے ہوں۔ جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائینگے تو دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح ہمارے تمام تعلیمی ادروں میں ایک ہی نصابِ تعلیم رائج ہو گاجو ہمارے طلبہ کی تمام دینی و دنیاوی ضروریات پوری کرے گا- ہمارے ہر تعلیمی ادارے سے فارغ ہونیوالا طالبعلم پہلے ایک سچا اور پکا مسلمان اور پھر ایک مُحِبِّ وطن پاکستانی ہوگا- اسکی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی شریعت کا پَیکر ہوگی- وہ پہلے اپنے ملک کی ترقی میں اور پھر پوری انسانیت کی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کرے گا-

ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ایک طویل مدت اور منصوبہ بندی درکار ہے-

فوری اقدامات

پاکستان میں یکساں نظامِ تعلیم نافذ کرنا ایک بہت بڑا کام ہے- اس کیلئے سکول-کالج اور یونیورسٹی میں ہر سطح پر پڑھائے جانیوالے تمام مضامین کا نصاب از سرِ نَو اِس طرح مرتّب کرنا ہو گا کہ اسلام کے بنیادی نظریات ہر مضمون میں سمو دئے جائیں- یہ نظریات دینی مدارس کے نصاب میں بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کام کیلئے کافی محنت اور وقت درکار ہے۔

اپنے نظامِ تعلیم کو اس راہ پہ ڈالنے کیلئے ایک فوری قدم اٹھانا ہو گا- وہ یہ کہ فی الحال ہم اپنے تمام تعلیمی اداروں میں موجودہ نصاب کو جاری رکھتے ہوئے کچھ مضامین کا اضافہ کر دیں- اس کے لئے ہمیں دو کام کرنا ہونگے:-

١- تمام سکول-کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کیلئے ہر سطح پر کچھ دینی مضامین لازمی قرار دے دئے جائیں۔

٢- اسی طرح تمام دینی مدارس کے نصاب میں بھی کچھ جدید مضامین شامل کرکے انہیں لازمی قرار دے دیا جائے۔

یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ ایسا کرنے سے ان دونوں گروہوں کے طلبہ کے درمیان حائل خلیج کم ہونی شروع ہو جائیگی- انگلش میڈیم سکول اور یونیورسٹی کے فارغ التحصیل اور دینی مدارس کے فارغ التحصیل دونوں میں ایک دوسرے کے لئے برداشت اور مل جل کر رہنے کا جذبہ پیدا ہو گا اور ہمارے معاشرے میں طبقاتی کشمکش بتدریج کم ہونا شروع ہو جائے گی۔یقین جانیں یہ ایک بہت بڑا انقلاب ہو گا جس سے پورے نصابـ کو اسلامی خطوط پر مرتّب کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

اضافی دینی مضامین برائے سکول-کالج اور یونیورسٹی

۱- عربی زبان

الّلہ تعالی نے انسانیت کی ہدایت کیلئے اپنی آخری کتاب عربی زبان میں نازل فرمائی- قُرانِ کریم کی حقیقی روح کو سمجھنے کیلئے عربی زبان سیکھنا ایک لازمی امر ہے۔ لہذا انگریزی کے ساتھ ساتھ عربی زبان (گرامر اور ترجمہ) پہلی جماعت ہی سے لازمی قرار دیجائے- عربی کے بارے میں عام تاثّر یہ ہے کہ یہ ایک مشکل زبان ہے- یہ درست نہیں ہے- حقیقت یہ ہے کہ عربی دنیا کی تمام زبانوں میں ایک نہایت آسان اور ضابطوں کی پابند زبان ہے- ذخیرہ الفاظ میں یہ دنیا بھر میں اوّل نمبر پر ہے- الفاظ کی ادائیگی اور گرامر کے قواعد کی پابندی میں یہ اپنا ثانی نہیں رکھتی- اردو زبان کے اسّی فیصد الفاظ عربی سے لئے گئے ہیں-لہذا پاکستانیوں کیلئے عربی سیکھنا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

۲- قران اور حدیث

قران اور حدیث سے انتخاب پہلی جماعت ہی سے نصاب کا لازمی جزو بنایا جائے۔

۳- اسلام کے بنیادی نظریات

انسان کی تخلیق کے بارے میں اسلام کے بنیادی نظریات-بنی نوعِ انسان کیلئے اللہ کی طرف سے انبیاء کے ذریعے بھیجی جانیوالی ہدایت اور رہنمائی- صحیح اور غلط کا تصوّر-امر بالمعروف و نہی عن المنکر-قیامت کا تصوّر وغیرہ یہ وہ موضوعات ہیں جو طلبہ کو ہر سطح پر اس انداز سے پڑھائے جائیں کہ ان کے ذہنوں میں اسلام کی صحیح تصویر نقش ہوتی چلی جائے اور اسلام کی غلط اور بگڑی ہوئی تصویر مٹ جائے۔

٤- اسلامی اَخلاقیات

اسلام کے دئے گئے اَخلاقِ حَسَنہ جو آج کے دَور میں ہماری روزمرّہ زندگی کے لئے ضروری ہیں ان کو نصاب کا لازمی جزو بنایا جائے-

٥- اسلامی تاریخ اور ثقافت

اسلامی تاریخ اور اسلامی تہذیب و ثقافت بطور مضمون ہر سطح پر لازمی ہو- ان موضوعات پر کتابیں اس طرح تصنیف کی جائیں کہ طلبہ اپنے مسلمان ہونے پر فخر کر سکیں اور دنیا کو آگاہ کر سکیں کہ ان کے اَسلاف (مسلمان سائنسدانوں اور فلسفیوں)نے ماضی میں کس طرح سوئے ہوئے یورپ کو جگا کر جہالت کے اندھیروں سے نکالا اور علم کی روشنی سے منوّر کر کے جدید سائنسی ترقی کی داغ بیل ڈالی- علامہ اقبال کے فلسفے اور شاعری سے انتخاب کو نصاب کا لازمی جزو بنایا جائے۔

٦- اسلامی فقہ

مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے طلبہ کو اسلامی فقہ سے روشناس کرانا بہت ضروری ہے۔اس کیلئے ضروری ہے کہ منتخب فقہی مسائل ہر سطح پر نصاب میں شامل کئے جائیں-

٧- شخصیت کی نشو و نما

طلبہ کی شخصیت کی نشو و نما کو نصاب کا لازمی جزو بنایا جائے- اس مقصد کے لئے انہیں صفائی اور پاکیزگی- کھانا پکانا - ہر قسم کے آداب- اندازِگفتگو- قوتِ فیصلہ اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی اہلیت جیسے ہنر سکھائے جائیں۔

اضافی جدید مضامین برائے دینی مدارس

١- انگریزی زبان

ديني مدارس میں ایك پرائمری پاس طالب علم کو نَو سال کے عرصے میں درسِ نِظامی کا کورس مکمل کرایا جاتا ہے- اس پورے نصاب میں انگریزی کا کہیں ذکر تك نہیں ہے- یہی وجہ ہے کہ دونوں طبقوں میں دُوری اور منافرت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لئے جہاں جدید تعلیم میں عربی کو لازمی قرار دینا ضروری ہے وہاں دینی مدارس کے نصاب میں بھی ہر سطح پر انگریزی کو لازمی مضمون کی حیثیت دینا ضروری ہے۔ اس سے دونوں طبقوں کو قریب لانے میں مدد ملے گی۔

٢- ریاضی

ابتدائی ریاضی کو دینی مدارس کے پہلے تین سالوں کے نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔

٣- اکنامکس

جدید اکنامکس کا تعارف بھی ان طلبہ کیلئے نہایت ضروری ہے- سال ٤-٥ اور ٦ اس کیلئے مناسب ہو گا-

٤- اسلام کے بنیادی نظریات

اگرچہ دینی مدارس کے طلبہ قران-حدیث اور فقہ پر دسترس تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اس امر سے ناواقف رہ جاتے ہیں کہ اسلام کے بنیادی نظریات سے آج کے دور میں رہنمائی کیسے حاصل کرنی ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی ذہنی تربیت بہت ضروری ہے- اسلام امن و آشتی کا جو پیغام پوری انسانیت کو دیتا ہے اسے واضح کیا جائے۔ جہاد اور قتال کا فرق واضح کر کے انہیں بتایا جائے کہ اسلام ہمیشہ محبت اور پیار سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بناتا ہے جبکہ شدت پسندی اور دہشت گردی سے ہمیشہ اسے نقصان ہی ہؤا ہے خواہ یہ شدت پسندی فقہی مسلک میں ہی کیوں نہ ہو۔ یہ تعلیمات طلبہ کو سال ٤-٥ اور ٦ میں دی جا سکتی ہیں۔ علامہ اقبال کے فلسفے اور شاعری سے انتخاب کو نصاب کا لازمی جزو بنایا جائے۔

٥- کمپیوٹر

طلبہ کو پہلے سال سے ہی کمپیوٹر کا استعمال سکھایا جائے اور ہر شعبے میں کمپیوٹر کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

٦- شخصیت کی نشو و نما

طلبہ کی شخصیت کی نشو و نما کو نصاب کا لازمی جزو بنایا جائے- اس مقصد کے لئے انہیں صفائی اور پاکیزگی- کھانا پکانا - ہر قسم کے آداب- اندازِگفتگو- قوتِ فیصلہ اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی اہلیت جیسے ہنر سکھائے جائیں۔

٧- جدید علوم میں دلچسپی

جدید علوم میں طلبہ کی دلچسپی کی حوصلہ افزائی کی جائے- فارغ اوقات میں انہیں میٹرک-ایف اے اور بی اے کے امتحانات دلوائے جائیں تا کہ آگے چل کر وہ ایم اے- ایم فِل اور پی-ایچ-ڈی کر کے اچھا روزگار حاصل کر سکیں۔

-امید ہے کہ یہ پہلا قدم دونوں طبقوں میں دُوری کم کر نے میں بہت حد تک ممد و معاون ثابت ہو گا

ایک غلط فہمی

یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ نصاب میں کچھ مضامین کا اضافہ کرنے سے طالبِ علم پر بوجھ پڑ جائیگا جس کا وہ متحمل نہیں ہو سکے گا - لیکن یہ ایک خام خیالی ہے اور ایک اچھے اقدام سے بچنے کامحض ایک بہانہ ہے- تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک اوسط درجے کی ذہانت کا مالک

The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Volume 2, number 2, October 2024

The Journal of Arts Sociology and Humanities (THE JASH)

thejash.org.pk, principal@thjash.org.pk

طالبعلم ان اضافی مضامین کا بڑی آسانی سے احاطہ کر سکتا ہے- نہ صرف یہ بلکہ اگر وہ تھوڑی سی محنت کر لے تو وہ بورڈ اور یونیورسٹی میں پوزیشن بھی لے سکتا ہے۔

یہ تجربہ سب سے پہلے ۱۹۶۰ میں مدرسہ جامع العلوم ملتان اور شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج حیدرآباد میں کیا گیا جہاں مندرجہ بالا نصاب اب بھی رائج ہے-یہ دونوں تعلیمی ادارے آج بھی قومی خدمت میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں- ان سے فارغ التحصیل طلبہ زندگی کے ہر شعبے (سول سروس-میڈیکل-انجنئیرنگ-تدریسس-کاروبار)میں اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں بڑی کامیابی سے انجام دے رہے ہیں- یہ لوگ ہر جگہ اپنی صداقت-دیانت-محنت-خلوص اور لگن کی بناء پر نمایاں نظر آتے ہیں۔ دوسرا تجربہ گورنمنٹ سیکٹر میں ۲۰۰۲ میں کیا گیا جب وفاقی وزارتِ مذہبی امور نے حاجی کیمپ اسلام آباد اور حاجی کیمپ سکھر میں دو دینی مدرسوں کا آغاز کیا- یہ دونوں ادارے بھی مندرجہ بالا خطوط پر کامیابی سے چل رہے ہیں۔

اساتذہ کی تربیت

کسی بھی نظامِ تعلیم کی کامیابی کے لئے ایمان دار-مخلص-محنتی اور تربیت یافتہ اساتذہ کی ایک ٹیم کا وجود نہایت ضروری ہے- بد قسمتی سے ہمارے ملك میں اس پہلو کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے- جہاں ہمارے اساتذہ خاص طور سے ابتدائی تعلیم دینے والے اساتذہ کو معاشرے میں ایك با عزت مقام دینے کی ضرورت ہے وہاں ان کو مناسب تربیت کے مواقع فراہم کرنا بھی ایك نہایت ضروری امر ہے- اساتذہ کو اس بات پہ آمادہ کیا جائے اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ نئی نسل کی صحیح خطوط پر تربیت کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں- اساتذہ کی پوری زندگی اپنے طلبہ کیلئے ایك نمونہ ہونی چاہئے-ان کی گفتار اور ان کا کردار ایسا ہو جو ان کے طلبہ کی صحیح رہنمائی کر سکے- اس کے لئے اساتذہ کو اپنی شخصیت ایسی بنانا ہوگی کہ وہ اعلی کردار کے مالك ہوں اور انکے اندر اخلاقی اقدار کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی ہوں- اس اہم پہلو پر توجُہ دئے بغیر کوئی بھی تعلیمی پالیسی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اساتذہ کی تربیت کے لئے ایك جامع نظام ترتیب دیا جائے- اس مقصد کیلئے بے غرض- پُرخلوص اور اچھی شہرت کے مالك ریٹائرڈ معلمین کی خدمات حاصل کی جائیں- امید ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگ یہ خدمات رضاکارانہ طور پر انجام دینے کیلئے تیار ہو جائینگے- تربیتی پروگراموں کیلئے مناسب بجٹ فراہم کرنا ہوگا۔ اساتذہ کی تربیت کے پروگرام کا آغاز اسلام آباد سے کیا جائے- بعد ازاں صوبائی حکومتیں انہی خطوط پر اپنے پروگرام ترتیب دیں- ماہرینِ تعلیم اور تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل مختلف ٹیمیں تشکیل دی جائیں اور اساتذہ کی تربیت کی ذمہ داری مندرجہ ذیل اداروں کو تفویض کی جائے:-

Federal Directorate of Education,	۱- سرکاری سکول اور

Islamabad	کالج
Private Educational Institutions Regulating Authority (PEIRA)	٢- پرائیویٹ سکول اور کالج
Higher Education Commission (HEC)	٣- یونیورسٹیاں

یہ ٹیمیں اسلام آباد کےتمام تعلیمی اداروں کا دَورہ کریں اور ان میں اساتذہ کی تربیت کے لئے سیمنار اور ورکشاپ منعقد کریں- ان سرگرمیوں کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اساتذہ کو متحرك کر کے ان میں یہ قابلیت پیدا کر دی جائے کہ وہ اپنے طلبہ کو عملی زندگی کے لئے اس طور پر تیار کریں کہ ان کےذہن میں اسلام کا صحیح تصور اجاگر ہو اور وہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کي بعد اعلی اخلاقی اقدار کے مالك بن کر زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی قائدانہ صلاحیتیں بروئے کار لا سکیں- یہ سیمنار اور ورکشاپ تسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہونے چاہئیں اور ان میں تمام اساتذہ کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

عمل درآمد

حکومت سے مندرجہ بالا سفارشات کی منظوری کے بعد ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئےنگرانی کا ایك جامع اور مؤثِر نظام وضع کرنا ہو گا- جو لوگ اس راہ میں جو بھی رکاوٹ ہو اسے دور کیا جائے- صرف اسی صورت میں تعلیم کے میدان تبدیلی لا کر ہم نیا پاکستان بنا سکتے ہیں-

حوالہ جات

1- سکندر، اسحاق (2005)۔ **پاکستان میں تعلیمی نظام کی ناکامی: ایک جائزہ**۔ لاہور: پاکستان ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔

2- ناصر، عبدالرشید (2010)۔ **تعلیمی اصلاحات اور اسلامی اقدار کا نفاذ**۔ اسلام آباد: انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن۔

3- مقبول، راشد (2019)۔ **پاکستانی مدارس کا تعلیمی نظام اور جدید تقاضے**۔ لاہور: ادارہ تعلیمات پاکستان۔

4- شیخ، محمد علی (2001)۔ **پاکستان میں یکساں نصاب تعلیم کا تصور**۔ پشاور: خیبر پبلی کیشنز۔

5- اسلام، محمد (2018)۔ **اسلامی نظریات کی تعلیمی نصاب میں شمولیت**۔ لاہور: مجلس ادب۔